REGD. No. L. 5254

فون نمبر ۹۴ - تار کا پتہ - ڈیلی الفضل ربوہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل

یوم شنبہ — ۲۷ جمادی الاول ۱۳۸۲ھ — ربوہ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "
بیرون پاکستان سالانہ ۴۵ "

جلد ۵۱/۱۶ | ۲۷ اخاء ۱۳۴۱ ہش - ۲۷ اکتوبر ۱۹۶۲ء | نمبر ۲۴۹

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۲۶ اکتوبر بوقت ۸ بجے صبح

کل شام حضور کو کچھ بے چینی کی تکلیف رہی۔ اس وقت طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔ کہ مولےٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے متعلق میری دعائیہ تحریک

— حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی —

کچھ عرصہ ہوا کہ میں نے برکاتِ خلافت کے لمبا ہونے کے متعلق جماعت میں دعا کی تحریک کی تھی اور اس تحریک کے ضمن میں یہ بھی لکھا تھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہاموں میں جتنی علامات بتائی گئی تھیں وہ خدا کے فضل سے سب کی سب پوری ہو گئی ہیں اس لئے اب یہ دعا کسی علامت کے پورا ہونے کے لئے نہیں بلکہ برکاتِ خلافت کے لمبا ہونے کے لئے ہے۔ میرے اس نوٹ پر اس غیر معمولی محبت کی وجہ سے جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی ذات والصفات کے ساتھ مخلصین جماعت کے دلوں میں ہے کئی دوستوں کے دلوں میں مختلف قسم کے وہم پیدا ہونے شروع ہو گئے اور یہ حقیقت پھر ایک دفعہ رونما ہوئی۔

عشق است و ہزار بدگمانی

دراصل دوستوں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ دعا دو غرض سے کی جاتی ہے ایک غرض یہ ہوتی ہے کہ جو نیک مقصد کسی فرد یا جماعت کے سامنے ہے یا کسی پیشگوئی میں بتایا گیا ہے وہ اسے حاصل ہو جائے اور پھر جب وہ مقصد حاصل ہو جاتا ہے تو اس کے بعد دعا کی غرض یہ ہوتی ہے کہ جو برکات اس مقصد کے حصول کے ساتھ وابستہ ہیں وہ جلدی ختم نہ ہو جائیں بلکہ ان کا زمانہ لمبے سے لمبا چلتا چلا جائے۔

پس اپنے گزشتہ مضمون میں میری تحریک کی غرض یہی مؤخر الذکر غرض تھی یعنی یہ کہ جب خدا کے فضل سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے وجود میں تمام الہامی علامات پوری ہو چکی ہیں تو اب یہ دعا کرنی چاہیئے کہ حضور کی خلافت کے برکات کا زمانہ لمبے سے لمبا چلے تاکہ جماعت حضور کے فیوض سے تا دیر متمتع ہوتی رہے۔

میرے نوٹ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (فداہ نفسی) کا ذکر صرف ایک علمی نکتہ کے اظہار کی غرض سے تھا اور وہ یہ کہ ایک نبی اور رسول دنیا میں ایک بیج بونے کے لئے آتا ہے اس لئے جب کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیان فرمایا ہے جب یہ بیج کامیابی کے ساتھ بویا جا چکتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی یہ سنت ہے کہ پھر اپنے نبی کو اپنے پاس واپس بلا لیتا ہے مگر خلافت کا معاملہ جداگانہ ہے۔ کیونکہ خلفاء کوئی بیج بونے کے لئے نہیں آتے۔ بلکہ نبی کے بوئے ہوئے بیج کی آبیاری کرنے اور اس کی حفاظت کرنے اور اسے ترقی دینے اور اسے آہستہ آہستہ ایک عظیم الشان درخت بنانے کی غرض سے آتے ہیں۔ اس لئے لازماً خلافت کا سلسلہ لمبا چلتا ہے۔ یہ وہی نکتہ ہے جس کی طرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے رسالہ الوصیت میں "قدرت ثانیہ" کے لفظ میں اشارہ فرمایا ہے۔

پس جماعت کو گھبرانا نہیں چاہیئے بلکہ ایک طرف شکرگزاری اور دوسری طرف دعا اور گریہ وزاری میں لگے رہنا چاہیئے تاوقتیکہ احمدیت کا درخت جو اسلام ہی کے درخت کا دوسرا نام ہے اتنا ترقی کر جائے اور اتنا پھیل جائے اور اتنا مضبوط ہو جائے اور اتنی شاخیں پیدا کرلے کہ دنیا کی قومیں اس کے سائے کے نیچے آرام پائیں اور اسلام کے عالمگیر غلبہ کے نتیجہ میں رسول پاک صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نام کا بول بالا ہو اور خدا کا یہ وعدہ کامل آب و تاب کے ساتھ پورا ہو کہ — العاقبۃ خیرٌ لک من الاولیٰ

خاکسار: مرزا بشیر احمد ربوہ ۲۵/۱۰/۶۲

اخبار احمدیہ

— ربوہ ۲۶ اکتوبر۔ حضرت سیدہ ام وسیم احمد صاحبہ کی طبیعت گھٹنے اور کندھے میں درد کے باعث ناساز ہے۔ احباب جماعت حضرت سیدہ موصوفہ کی شفائے کامل کے لئے توجہ سے دعا کریں۔

— ربوہ ۲۶ اکتوبر۔ حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ بیگم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی طبیعت کل جیسی ہی ہے۔ احباب جماعت صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

— ربوہ ۲۶ اکتوبر۔ حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی کو کئی روز سے اسہال اور سوزش پیشاب کی تکلیف ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ حضرت مولوی صاحب کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا کرے۔ آمین

جنرل اسمبلی میں محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی صدارتی تقریر

قرآنی دعا کی تلاوت پر مشہور امریکی رسالہ "ٹائم" کا تبصرہ

محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے جب یو این او کی جنرل اسمبلی کی کرسی صدارت سنبھالی۔ تو بآواز بلند عربی میں مندرجہ ذیل قرآنی دعا کی تلاوت کی۔ رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ وَیَسِّرْ لِیْٓ اَمْرِیْ وَاحْلُلْ عُقْدَۃً مِّنْ لِّسَانِیْ یَفْقَہُوْا قَوْلِیْ۔ چنانچہ امریکہ کے مشہور رسالہ ٹائم مورخہ ۲۸ ستمبر ۱۹۶۲ء میں مذکورہ دعا کا ترجمہ بہ الفاظ ذیل شائع ہوا ہے۔

As he took the presidential chair last week Zafrullah recognized the strains of his post, "O Allah," he prayed aloud in Arabic, "Expand my chest. Make my task easy. Grant me eloquence so that they may understand me."

ترجمہ:۔ گزشتہ ہفتہ جب چوہدری محمد ظفر اللہ خان (جنرل اسمبلی میں) کرسی صدارت پر تشریف فرما ہوئے تو آپ کو اس منصب کی اہم ذمہ واریوں کا پورا احساس تھا۔ آپ نے عربی زبان میں بآواز بلند خدا تعالیٰ کے حضور یہ دعا کی "اے میرے رب میرا سینہ کھول دے اور میرا کام میرے لئے آسان کر دے اور میری زبان سے گرہ کھول دے تاکہ وہ میری بات سمجھیں"۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۷؍ اکتوبر ۶۲ء

بشریت اور روحانیت

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کا خطاب جو آپ نے لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے گزشتہ سالانہ اجتماع میں فرمایا۔ ۲۴؍ اکتوبر ۱۹۶۲ء کے الفضل میں شائع ہو چکا ہے۔ یہ خطاب اگرچہ نہایت مختصر ہے مگر حقیقت یہ ہے کہ سیدہ نے اس مختصر بیان میں انبیاء علیہم السلام کی بعثت کی غرض کو نہایت وضاحت سے بیان فرما دیا ہے۔

آپ نے انسانی زندگی کو دو اصولی پہلوؤں میں تقسیم کیا ہے اول بشریت اور دوسرے روحانیت۔ جب انسان اس دنیا میں آتا ہے تو وہ ہر طرف زندگی کے مادی پہلو سے دوچار ہوتا ہے۔ سب سے پہلے بچہ ماں کے دودھ کی طرف لپکتا ہے۔ آہستہ آہستہ وہ اپنے ماحول سے واقف ہوتا چلا جاتا ہے اور جوں جوں اس کی واقفیت بڑھتی ہے توں توں وہ اسی مادی ماحول سے مانوس ہوتا چلا جاتا ہے اور ان اشیاء کا طالب ہوتا ہے جو اس کی بشریت تقاضا کرتی ہے وہ اچھا کھانا اور اچھے لباس کو پسند کرتا ہے اسی طرح وہ دیگر مادی ضروریات سے تعلق پیدا کرتا چلا جاتا ہے۔ اس وقت اس کی Instinct (فطری قوت) اس کی راہنمائی کرتی ہے مگر آہستہ آہستہ وہ اپنے دماغ سے کام لینا شروع کرتا ہے اور اپنے مادی احساسات میں تفریق کرنا سیکھتا ہے پہلے وہ آگ میں ہاتھ ڈالنے سے نہیں جھجکتا تھا اب وہ تجربہ سے سیکھ لیتا ہے کہ آگ جلاتی ہے اس میں ہاتھ نہیں ڈالنا چاہیئے یہ کام اس کے دماغ سے تعلق رکھتا ہے۔ اس طرح کئی تجربے وہ کرتا ہے۔ آخر اس میں ایک ایسی قوت پورے زور سے پیدا ہو جاتی ہے جو نیک و بد کی پہچان چاہتی ہے۔ مگر مادی زندگی کی گوناگونی اس کی پوری مدد نہیں کر سکتی۔ وہ دیکھتا ہے کہ پہلے اس کے والدین یا اور خاندان کے بڑے لوگ یا استاد اور دیگر محلہ کے لوگ اس کی حرکات پر روک ٹوک کرنے لگے ہیں۔ وہ اس سے بڑا پریشان ہوتا ہے اور اس کا دل چاہتا ہے کہ کوئی ایسے اصول اس کو دریافت ہو جائیں جن سے وہ نیکی بدی کی پہچان کر سکے ایسے اصول جو ہمیشہ اس کی راہنمائی کریں۔ کیونکہ دوسرے لوگوں کی زجر و توبیخ کبھی صحیح ہوتی ہے اور کبھی غلط اس لئے وہ اس کو مطمئن نہیں کرتی وہ کوئی ایسی چیز چاہتا ہے جیسا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی ایک تحریر میں بیان فرمایا ہے کہ:۔

”میرے دل میں تین خوشیاں ہیں جو میرے لئے دنیا اور آخرت میں بس ہیں۔

۱۔ ایک یہ کہ میں نے اس سچے خدا کو پا لیا ہے جو در حقیقت خدا ہے جس کی طرف سجدہ کرتے ہوئے ہر ایک ذرہ ایسا ہی جھکتا ہے جیسا کہ ایک عارف جھکتا ہے۔

۲۔ یہ کہ اس کی رضامندی میں نے اپنے شامل حال دیکھی ہے اور اس کی رحمت سے بھری ہوئی محبت کا میں نے مشاہدہ کیا ہے۔

۳۔ تیسرے یہ کہ میں نے دیکھا ہے اور تجربہ کیا ہے کہ وہ عالم الغیب ہے اور ایسا کامل رحیم ہے کہ ایک رحم اس کا تو عام ہے اور خاص رحم اس کا ان لوگوں سے تعلق رکھتا ہے جو اس میں کھوئے جاتے ہیں اور وہ قدیر ہے جس کی تکلیف کو راحت کے ساتھ بدلنا چاہے ایک دم میں بدل سکتا ہے یہ تین صفتیں اس کے پرستاروں کے لئے بڑی خوشی کا مقام ہیں۔“ (از اخبار بدر قادیان ۲۰؍ ستمبر ۱۹۰۶ء)

یہ وہ نئی چیز ہے جو انسان کو معلوم ہوتی ہے یہی روحانیت ہے۔ آخر انسان معلوم کر لیتا ہے کہ جو چیز اس کو کلی طور پر مطمئن کر سکتی ہے وہ عشق الٰہی ہے دوسرے لفظوں میں وہ چیز ”روحانیت“ ہے اب اس کی بشریت ایک عجیب رنگ میں رنگ جاتی ہے۔ وہ کام جو وہ پہلے کرتا تھا بظاہر اس میں کوئی نمایاں فرق نہیں پڑتا مگر اب وہی کام اس کو نرالا معلوم ہونے لگتا ہے۔ مثلاً پہلے وہ حرام و حلال کھانے میں تمیز نہیں کرتا تھا۔ صرف اپنا پیٹ بھرنا جانتا تھا مگر اس طرح وہ اپنی عقل کی رہنمائی میں مادی اشیاء سے استفادہ کرتا ہوا تجربہ کا ایک ذخیرہ اپنے دل و دماغ میں جمع کر لیتا ہے اور اس کی رہنمائی میں زندگی بسر کرتا ہے۔ جب وہ جوان ہوتا ہے تو زندگی کا بشری پہلو اس کے دل و دماغ پر چھا گیا ہوتا ہے اس کے باوجود کہ اب وہ مادی زندگی کے اچھے بُرے کی پہچان کر لیتا ہے پھر بھی ایک چیز کی وہ کمی محسوس کرتا ہے۔

وہ دیکھتا ہے کہ باوجودیکہ اس کے تمام ہم جنسوں کے اعضاء وغیرہ یکساں ہیں مگر پھر بھی ان کے خیالات اور اعمال میں اختلاف پایا جاتا ہے کسی وقت وہ محسوس کرتا ہے کہ جھوٹ بولنے سے فائدہ ہو جاتا ہے مگر پھر تھوڑی ہی دیر میں اس کو محسوس ہوتا ہے کہ جھوٹ بولنے سے دل میں ایک کسک سی پیدا ہو جاتی ہے اور وقتی فائدہ کے باوجود اس کا دل جھوٹ کو قبول نہیں کرتا۔ اب وہ وقت آ جاتا ہے کہ محض مادی اشیاء اس کو اطمینان نہیں بخش سکتیں۔ مادی اشیاء کی بہتات کی موجودگی میں بھی بعض ایسی حالتیں پیدا ہو جاتی ہیں کہ جو اس کو فکر اور سوچ میں ڈال دیتی ہیں۔ اس وقت اس کو بشریت سے کسی بالا اصول کی تلاش لگ جاتی ہے۔ وہ بشریت سے مطمئن نہیں ہوتا چنانچہ وہ مذہب کی طرف راغب ہو جاتا ہے اور اس کو معلوم ہوتا ہے کہ مادی اشیاء اگرچہ اس کی مادی خواہشات کو پوری کر دیتی ہیں تاہم اس کے دلی اطمینان کے لئے نہ صرف وہ ناکافی ہیں بلکہ اکثر اوقات مادی تمتع اس کو بے چینی میں ڈال دیتا ہے۔ مثلاً وہ کوئی انتفاع کرتا ہے جو وہ سمجھتا ہے اس کے لئے اس نے محنت نہیں کی تھی تو اس کا دل اس کو ملامت کرنے لگتا ہے۔ وہ بشریت کے ہر تقاضا پر روحانیت کے نقطہ نظر سے تنقید کرتا ہے اور اس نئی زندگی کے زیر اثر وہ حرام و حلال میں تمیز کرنے لگتا ہے اور کوئی حرام لقمہ منہ میں نہیں ڈالتا اس سے وہ خوشی محسوس کرتا ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی جن تین خوشیوں کا ذکر کیا ہے وہ خوشیاں آپ کو اس لئے حاصل ہوتی تھیں کہ آپ نے اپنی بشریت پر روحانیت کو غالب کر دیا تھا وہ دنیا کے تمام کام کرتے تھے یہ نہیں کہ انہوں نے کوئی کام چھوڑ دیا ہو۔ وہ بشریت کے تمام تکوینی تقاضے پورے کرتے تھے۔ وہ کھاتے تھے۔ پیتے تھے۔ چلتے پھرتے تھے۔ سوتے تھے الغرض دنیا کے تمام کام کرتے تھے مگر روحانیت سے ان کے تمام بشری کام ایک تقدس کے حامل ہو گئے تھے۔ آپ چونکہ اللہ تعالیٰ کے فرستادہ ہیں اس لئے آپ نے اپنی زندگی سے ہمارے سامنے ایک نمونہ پیش کیا ہے۔ یہی بات ہے جو سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے نہایت خوبصورتی سے ہمارے سامنے رکھی ہے۔ چنانچہ آپ فرماتی ہیں:۔

”ہر انسان یہ جسم مادی اور ایک روح مصفّٰی لے کر پیدا ہوتا ہے۔ بشریت کے تقاضے اس جسم خاکی کی ضروریات اور اس کی ہر قسم کی مانگ کو پورا کرنے کے ہر وقت خواہاں رہتے ہیں اور ابلیس اسی دروازے سے داخل ہوتا ہے لیکن روح کی پکار مالکِ حقیقی کی جانب روح کا تقاضا کرتی رہتی ہے۔ اگر انسان بشریت کے تقاضوں کے پیچھے لگ کر ان کے پورا کرنے میں ہی محو ہو جائے اور روح کی آواز کی جانب توجہ نہ دے تو روح آخر کار ختم ہو کر کمزور ہو جاتی ہے۔ نفس لوامہ بھی ہار کر بیٹھ جاتا ہے لیکن اگر روح کو طاقت بخشی جائے اور بشریت کا اس پر غلبہ نہ ہونے دیا جائے تو روحانیت بڑھتی اور بشریت کو کنٹرول میں رکھ کر انسان کو انسان بناتی اور سیدھی راہ پر چلاتی ہے اس لئے انبیاء ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے آتے رہے ہیں کہ انسان کو محض بشریت کی حد تک نہ رہنے دیں بلکہ اس کی اصل جو روح ہے اس کا نور بڑھائیں اور راہ راست دکھائیں۔ انہوں نے روح کی روشنی اپنی تعلیم اور نمونہ سے دکھائی اور بتایا کہ انسان صرف اس جسم خاکی کو پالنے اور اسی جسم کے متعلق خواہشات پوری کرنے کو دنیا میں نہیں آیا۔ بلکہ ایک روح اس کو بخشی گئی جس کا اصل مقصد خالق و مالک کی جانب محبت و عشق کے بازو سے پرواز کرنا ہے اور بشریت کو اپنے تابع رکھ کر اعتدال کی راہ پر چلانا۔ اگر یہ تعلیم یہ روشنی جس کا مل و اکمل نمونہ ہمارے آقا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں نہ آتی تو کیا تھا۔ تمام انسان جانوروں سے بدتر تھے کیونکہ اس مادی جسم کی پرورش اور اس کی خواہشات کی تکمیل میں زیادہ سے زیادہ انہماک کے ساتھ لگے رہنے سے روح کی خفیہ پکار کو پس پشت ڈالتے رہتے اور پھر نتیجہ یہ کہ بشریت بہیمیت میں تبدیل ہو کر رہ جاتی۔ لیکن اگر روحانیت کو طاقت دیں گے تو یہ ”بشریت“ بھی مبارک و مفید بن جائے گی۔ اس کی بد استعمالی اور بے لگام چھوڑنے سے ہی انسان انسان نہیں رہتا اور جو خدائے کریم کا منشائے خلق تھا اس کو پورا کرنے کے ناقابل ہو جاتا ہے۔“ (الفضل ۲۴؍۱۰؍۶۲ء)

کامل نمونہ ہمارے سامنے سیدنا خاتم النبیین سرور کائنات آقائے انس و جان حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اسوہ حسنہ کی صورت میں رکھا گیا ہے۔ مجددین اپنے اپنے وقت اور ضرورت زمانہ کے لحاظ سے اس اسوہ حسنہ

(باقی ص۴ پر ملاحظہ فرمائیں)

غانا مغربی افریقہ میں تبلیغ اسلام

مختلف ممالک کے معززین کی آمد، یونیورسٹی اور تعلیمی اداروں میں اور ریڈیو پر تقریریں

اخبار کا اجراء۔ تبلیغی مجالس اور دورے

۱۳۶ افراد کا قبول اسلام

رپورٹ از اپریل تا جون ۱۹۶۲ء

مرتبہ: مکرم مولانا عبدالمالک خان صاحب بتوسط وکالت تبشیر ربوہ

سلسلہ کے لئے دیکھیں الفضل ۲۳ اکتوبر

(۲)

ریفریشر کورس

جنوبی غانا میں لوکل مبلغین کام کرتے ہیں۔ ان کے لئے اور احمدیہ عربک سکول سویڈرو کے اساتذہ کے لئے مکرم کلیم صاحب نے پندرہ روزہ کورس مقرر کیا۔ جس میں پرائمری سکول کے بعض اساتذہ نے بھی شرکت کی۔ مختلف تبلیغی مضامین پر نوٹ لکھوائے گئے نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج کے مسائل تفصیل سے بتائے گئے۔ نیز آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حیات طیبہ اور عرب کی حالت قبل از اسلام پر نوٹ لکھوائے۔ روزانہ کچھ وقت سوالات وجوابات کے لئے مقرر کیا گیا۔ کورس کے ختم ہونے کے بعد امتحان لیا گیا۔ جس کا نتیجہ تسلی بخش رہا۔ انشاء اللہ اس قسم کے کورس سال میں دو دفعہ منعقد کرنے کا پروگرام ہے۔

سفر اور ملاقاتیں

مکرم امیر صاحب نے عرصہ زیر رپورٹ میں مختلف لوگوں سے ملاقات کی۔ جن میں سرکاری افسران، پادری صاحبان، تجار، اساتذہ وطلباء غرضیکہ ہر طبقہ کے افراد شامل ہیں۔ اکثر وبیشتر ملاقاتوں کا مقصد تبلیغی تھا۔ البتہ بعض ملاقاتیں بغرض تنظیم اور مدارس اور جماعتی معاملات کے سلسلہ میں بھی کی گئیں۔ آپ نے چار جماعتوں کا دورہ تربیت کے مقصد کے پیش نظر کیا۔

درس و اجلاس

ایگزیکٹو کونسل جماعت احمدیہ غانا کے دو اجلاس ہوئے ان میں جماعتی ترقی کے لئے اہم فیصلہ جات کئے گئے۔ سالٹ پانڈ میں قرآن کریم، بخاری شریف اور ملفوظات حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا درس روزانہ جاری رہا۔

اکرا مشن

اکرا حکومت کا صدر مقام اور وسیع اور خوبصورت شہر ہے۔ جماعت کا یہاں مشن ہاؤس ہے اس کے ساتھ وسیع زمین ہے۔ مرزا لطف الرحمٰن صاحب آج کل اس مشن کے انچارج ہیں اور مشرقی ریجن کا علاقہ آپ کے سپرد ہے عرصہ زیر رپورٹ میں آپ کی مساعی کا خلاصہ درج ذیل ہے۔ آپ تحریر فرماتے ہیں۔

خدا تعالےٰ کے فضل وکرم سے عرصہ زیر رپورٹ میں ایسٹرن ریجن میں تین جلسے کئے گئے اور تین ہی جلسے اکرا شہر میں منعقد کئے ایسٹرن ریجن کے جلسوں کے دو دو اجلاس ہوتے جن میں ایک تبلیغی اور دوسرا تربیتی اور تنظیمی تھا۔ تبلیغی اجلاس دیہات اور شہروں میں منعقد کئے گئے ہیں۔ صداقت اسلام اور احمدیت اور عیسائیت کی ناقص تعلیمات کو واضح کیا گیا۔ تربیتی جلسوں میں احباب جماعت کو نمازوں میں پابندی۔ تربیت اولاد، دینی تعلیم کی طرف رغبت اور تبلیغی مساعی کو تیز تر کرنے کی ترغیب دلائی۔

ہز ایکسی لنسی جناب جلال الدین عبدالرحیم صاحب غانا میں پاکستانی ہائی کمشنر مقرر ہو کر تشریف لائے۔ اکرا ایئر پورٹ پر ان کا استقبال کیا گیا۔ پھر مقررہ وقت پر ان سے ملاقات کی گئی۔ دوران ملاقات جماعت احمدیہ کی بین الاقوامی تبلیغی مساعی کی عموماً اور غانا میں تبلیغی جدوجہد سے خصوصاً انہیں آگاہ کیا گیا۔ آپ نے بہت خوشی کا اظہار کیا۔ اور جماعت کی مساعی کو سراہا۔ اس موقعہ پر ان کی خدمت میں اسلامی اصول کی فلاسفی، احمدیت حقیقی اسلام کے انگریزی تراجم تحفۃً پیش کئے گئے۔

۱۵ مئی کو اکرا میں عید کی تقریب سعید نہایت اہتمام سے منائی گئی۔ ایک کھلی پارک میں نماز عید ادا کی گئی۔ خاکسار نے فلسفہ قربانی اور قربانی کے احکام پر خطبہ پڑھا۔ اس موقعہ پر پریس کے نمائندگان اور فوٹوگرافر بھی موجود تھے جنہوں نے انٹرویو کے علاوہ متعدد فوٹو لئے جو ۱۶ مئی کے "ایوننگ نیوز" میں شائع ہوئے۔

تقریب استقبالیہ

پاکستانی وفد جو غانا میں آیا تھا۔ اکرا مشن ہاؤس میں ان کے اور دوسرے اسلامی ممالک کے نمائندگان کے اعزاز میں عصرانہ دیا گیا۔ اس تقریب میں جماعت احمدیہ غانا کے پریذیڈنٹ مسٹر محمد آرتھر نے مہمانوں کو خوش آمدید کہا اور جماعت احمدیہ غانا کی مختصر تاریخ بیان کی۔ اور جماعت کی تبلیغی جدوجہد کو واضح کیا۔ اس موقعہ پر آپ نے پاکستان کی حکومت اور عوام کا شکریہ ادا کیا۔ اور بتایا کہ پاکستانی مبلغین کس طرح اس دور دراز ملک میں آکر غانا کی بہت بڑی خدمت کر رہے ہیں۔ اس کے جواب میں ڈاکٹر پروفیسر عبدالسلام صاحب نے بڑے اچھے پیرایہ میں جماعت احمدیہ کے مبلغین کی مساعی کو سراہا۔ اور اس دعوت کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ مجھے یوں محسوس ہوا ہے کہ جیسے میں پاکستان ہی میں کسی تقریب میں شامل ہوا ہوں اور اس میں کوئی بیگانگی نظر نہیں آئی جناب پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب نے مشن کی "VISTING BOOK" میں مندرجہ ذیل تاثرات کا اظہار کیا۔

"میں جناب حکیم فضل الرحمٰن صاحب مرحوم کا بھانجہ ہوں غانا میں آکر اور حکیم صاحب مرحوم کی ساری زندگی کی محنت کے پھل کو دیکھ کر اور اس بات کو ملاحظہ کر کے کہ اسلام اور احمدیت کا جو پیغام وہ افریقہ لائے وہ بہت آگے تک لے جایا گیا ہے مجھے انتہائی خوشی ہوئی ہے میری دلی دعا ہے کہ اسلام دن دوگنی رات چوگنی ترقی کر رہا ہے آمین عبدالسلام"

اس موقعہ پر اگرا سٹی کونسل کی جانب سے اور جناب پریذیڈنٹ کی طرف سے دیئے گئے استقبالیوں میں شرکت کی اور یوں متعدد سفارتی نمائندگان اور معززین سے تعارف اور مذہبی گفتگو کا موقعہ ملا۔ اس وفد کے ممبران میں پاکستان کے وفد میں مسٹر اے کے بروہی اور جناب حاتم علوی صاحب بھی شامل تھے۔ ہر دو ممبران وفد سے متعدد ملاقاتیں ہوئیں۔ اور دونوں ہی جماعت کی مساعی جمیلہ جو اسلام کی اشاعت کے سلسلہ میں سرانجام دے رہی ہے مداح تھے

روحانی اور علمی تحفے

اس موقعہ پر حسب ذیل افراد کو تبلیغی کتب کے سیٹ پیش کئے گئے۔ پروفیسر ایانڈرو پیٹنس۔ یہ صاحب بین الاقوامی شہرت کے مالک ہیں۔ تجرباتی فزکس کے ماہر اور مورخ بھی ہیں۔ چھ مختلف زبانوں میں بڑی مہارت رکھتے ہیں۔ آج کل چلی میں ہیں۔ ان سے اسلام اور حالات حاضرہ میں اسلامی ہدایات پر بہت دلچسپ گفتگو ہوئی۔ انہوں نے احمدیت کے مطالعہ کی خواہش ظاہر کی انکو دیباچہ قرآن کریم کا انگریزی، اسلامی اصول کی فلاسفی کا انگریزی ترجمہ پیش کیا گیا۔ انہوں نے یہ کتب لیکر وعدہ کیا کہ وہ ضرور ان کا مطالعہ کریں گے۔ نیز کہا۔ کہ انہوں نے زیورک سے شائع شدہ جرمن ترجمہ قرآن مجید پڑھا ہے جس سے بہت سی غلط فہمیوں کا ازالہ ہوا

اسلام سے متعلق جماعت احمدیہ کی شائع شدہ لٹریچر برطانیہ کے آرچ بشپ رابرٹس کو پیش کیا گیا۔ یہ صاحب گیارہ سال تک بمبئی میں بھی آرچ بشپ رہ چکے ہیں۔ جناب اے۔ کے بروہی صاحب کی خدمت میں بھی دعوت الامیر کا انگریزی ترجمہ۔ نیز اسلامی اصول کی فلاسفی اور دیباچہ قرآن مجید پیش کیا۔ اسی طرح جناب شریف عمر عبداللہ صاحب جو زنجبار کے باشندہ ہیں اور آکسفورڈ میں اعلےٰ تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ ان کو حمامۃ البشریٰ الاستفتاء، مواہب الرحمٰن اور دوسری انگریزی و عربی کتب دی گئیں

مباحثہ

جماعت کے دو دوستوں نے عقیقہ کی تقریب منعقد کی۔ اور غیر از جماعت احباب بھی مدعو تھے۔ سیود اڈینس مشن کے پادری صاحبان بھی شامل تھے۔ انہوں نے اپنے خیالات لوگوں کو سنانے کی خواہش کی جو پوری کر دی گئی۔ اس کے بعد ان سے تبادلۂ خیالات شروع ہوا اور یہ بحث ۳ ½ گھنٹہ تک جاری رہی (باقی)

اور بالآخر وہ لاجواب ہو گئے۔ جماعت کے افراد اور دوسرے شریک احباب پر بہت عمدہ اثر پڑا۔

غاناکی بورسٹل انسٹی ٹیوٹ اور جیمز کیمپ کے جیلخانہ جات میں مسلمان قیدیوں کی دینی تعلیم کے لئے ہر جمعہ کو بعد نماز عصر جاتا رہا۔ انہیں اسلامی مسائل سنائے گئے۔ ۷۵ کتب و رسالہ جات بورسٹل جیل میں بچوں کو پڑھنے کے لئے دئے گئے

"اخبار گائیڈنس" کے لئے اشتہار حاصل کرنے کے واسطے خاص جدوجہد کی گئی۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے ۷۶ پونڈ کے اشتہارات مختلف جگہوں سے وصول ہوئے۔ نیز اخبار کے مختلف بلاکس تیار کروائے۔ اخبار کی اشاعت کا اکرا بھی مناسب انتظام کیا اور کتب سلسلہ کی فروخت کا بھی ایک احمدی دوست کے ذریعہ انتظام کیا گیا۔ مفت لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا۔

ٹمالی مشن

ٹمالی مشن کے انچارج مولوی عبد الوہاب صاحب افریقن ہیں جو آٹھ سال تک پاکستان میں مقیم رہے اور نہایت اخلاص کے ساتھ فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ آپ تحریر فرماتے ہیں:۔

ہر ہفتہ مختلف کالجوں اور اسکولوں میں حقانیت اسلام کو واضح کرنے کا موقعہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے میسر آتا رہا۔

باوجود برسات کے پبلک لیکچرز کا بھی سلسلہ جاری رہا۔ متعدد بار غیر احمدی مسلمانوں نے بھی اپنی تقریبات میں مدعو کیا۔ ان تقاریر کے ذریعہ ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے متعلق قرآن حدیث سے دلائل پیش کئے۔

اس دفعہ ٹمالی کے اردگرد سے بہت سے احباب عید کے موقعہ پہ یہاں جمع ہوئے ان آنے والے احباب میں دو مجسٹریٹ بھی تھے یہاں عید کی قربانی کے گوشت کے متعلق یہ غلط فہمی پھیلی ہوتی ہے کہ قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ نہیں رکھا جا سکتا۔ خاکسار نے اپنے خطبہ میں اس غلط فہمی کا ازالہ کیا۔

ٹمالی میں مشن ہاؤس تو دیر سے قائم ہے۔ لیکن اس میں گنجائش بہت کم تھی۔ احمدیہ ایگزیکٹو کونسل نے اس کی توسیع کا فیصلہ کیا توسیع کا کام ایک احمدی ٹھیکیدار اس کی توسیع کا کام کروا رہے ہیں۔ دیواریں مکمل ہو چکی ہیں اور اب صرف چھت باقی ہے جو عنقریب ڈالدی جائے گی۔ انشاء اللہ۔

جماعت کا یہ بھی ارادہ ہے کہ اس کی ملحقہ زمین پر خوبصورت مسجد تعمیر کی جاوے فی الوقت جماعت نے ایک عارضی کمرہ مشن ہاؤس سے متصل بنوایا ہوا ہے۔ جہاں نمازیں ہوتی ہیں۔ درس ہوتا ہے اور بچے تعلیم بھی پاتے ہیں۔

مشن ہاؤس میں متعدد لوگوں کی آمدورفت جاری رہتی ہے۔ ہر اتوار کو بحث مباحثہ رہتا ہے۔ اس طرح لوگوں کو دلچسپی کے ساتھ ہماری باتوں کے سننے کا موقعہ ملتا رہتا ہے

افسران کو پیغام حق

خاکسار نے متعدد افسران سے بھی ملاقاتیں کیں۔ اور ان کو دین حق سے آگاہ کیا۔ سلسلہ کا اخبار مطالعہ کے لئے دیا۔ ان افسران میں ریجنل ایجوکیشن آفیسر محکمہ نشریات کے افسر اعلےٰ۔ ریجنل کمشنر۔ ریجنل کمانڈر رکر ڈیریگیڈ خصوصیت سے قابل ذکر ہیں۔ ریجنل ایجوکیشن آفیسر سے فاروان ریجن میں احمدیہ اسکول کے اجراء کے بارے میں تبادلۂ خیالات ہوا۔ اس سلسلہ میں صاحب موصوف نے مفید مشورے دئے جن کے ماتحت جماعت کوشش کر رہی ہے کہ اسکول قائم ہو جاوے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے اسکول کے اجراء کے سامان مہیا ہو سکے تاکہ اسلام کی تعلیم سکھلانے کا یہ ذریعہ بھی قائم ہو جائے۔

ریجنل کمشنر کو تحفہ

اپر ریجن کے کمشنر صاحب ٹمالی تشریف لائے۔ خاکسار نے ان کو مشن ہاؤس میں مدعو کیا۔ انہوں نے دعوت قبول فرمائی اور یہاں تشریف لائے۔ ان کی خدمت میں قرآن مجید کا انگریزی ترجمہ تحفۃً پیش کیا۔ انہوں نے نہایت مسرت سے قبول فرمایا۔ اور جماعت احمدیہ کی دینی وعلمی مساعی کی تعریف کی۔ جو وہ اس ملک میں سرانجام دے رہی ہے۔ ٹمالے کی لائبریری کے انچارج لائبریرین کو بھی قرآنمجید کا تحفہ پیش کیا گیا۔

حکومت غانا افریقہ کی تاریخ مرتب کروا رہی ہے اور اس کے لئے حکومت کا ایک خاص ادارہ کام پر معین ہے اس محکمہ کے سپرد یہ کام ہے کہ وہ ایسا مواد اور کتب جمع کرے جس سے افریقہ کی وسیع تاریخ مرتب ہو سکے اس محکمہ کے افسر اعلےٰ ایکدن مشن ہاؤس تشریف لائے۔ "اسلام اور افریقہ" کے موضوع پر دلچسپ گفتگو ہوتی رہی۔ انہوں نے فرمایا کہ ان کو اس مضمون سے متعلق کتب بتلائی جاویں چنانچہ ان کی خدمت میں صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر ربوہ کی تقریر "افریقہ میں اسلام" کا ایک نسخہ پیش کیا۔ نیز ان کو ابن خلدون کے حالات سنائے اور ان کی زندگی کے حالات پر مشتمل کتب کے اسماء سے آگاہ کیا۔

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

کتاب "ربوہ" کے متعلق حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کا گرانقدر مکتوب

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے مدظلہ العالی کتاب "ربوہ" کے متعلق اپنے مکتوب گرامی مورخہ ۲۳؍۱؍۶۲ میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"آپ کی طرف سے ایک نسخہ کتاب "ربوہ" موصول ہوا میں پوری طرح تو نہیں دیکھ سکا مگر بعض حصے کہیں کہیں سے دیکھے ہیں یہ کتاب مفید اور دلچسپ معلومات پر مشتمل ہے۔ ایسی کتاب کی قدر آئندہ زمانوں میں بڑھتی چلی جائے گی جبکہ جماعت کی تاریخ کے مدون کرنے کا وقت آئے گا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے"

(خاکسار غلام حسین کتنان۔ فیکٹری ایریا۔ ربوہ نمبر ۲۵)

تعلیم الاسلام کالج ربوہ کا نتیجہ امتحان بی۔ اے، بی ایس سی سال دوم

تعلیم الاسلام کالج ربوہ کا نتیجہ امتحان بی۔ اے / بی۔ ایس سی سال دوم منعقدہ جون ۱۹۶۲ء درج ذیل کیا جاتا ہے۔

بی اے پاس کورس میں کل ۶ طلبہ شامل ہوئے جن میں سے مندرجہ ذیل طلبہ پاس ہوئے:۔

رولنمبر	نام	نمبر	ڈویژن
۱۰۰۰	محمد اقبال	۵۰۰	II
۱۰۰۴	شبیر احمد ہاشمی	۴۷۸	II
۱۰۰۸	محمد حنیف	(نتیجہ بعد میں)	-
۱۰۱۲	خالد عمر	۵۱۹	II

بی۔ اے آنرز میں کل ۱۰ طلبہ شامل امتحان ہوئے جن میں سے خدا تعالیٰ کے فضل سے سب کے سب کامیاب ہو گئے۔

رولنمبر	نام	نمبر	ڈویژن
۹۹۸	اعجاز الحق قریشی	۷۶۲	I
۹۹۹	بشارت الرحمٰن	۶۲۰	I
۱۰۰۱	حمید احمد خالد	۵۷۹	II
۱۰۰۵	انور شاہ ارشد	۶۲۶	I
۱۰۰۹	احمد شیر لالی	۵۲۳	II
۱۰۱۰	عبد الجلیل صادق	۶۲۹	I
۱۰۱۱	سرفراز طارق	۵۷۲	II
۱۰۱۳	فضل احمد	۶۲۵	I
۱۰۱۴	برکت اللہ طاہر	۵۹۹	II
۱۰۱۵	رشید احمد جاوید	۶۴۳	I

بی۔ ایس سی (پاس کورس) میں ۵ طلبہ شریک امتحان ہوئے صرف ایک کی کمپارٹمنٹ ہے باقی مندرجہ ذیل ۴ پاس ہیں۔

رولنمبر	نام	نمبر	ڈویژن
۲۲۱۰	محمد جلیل فاروقی	۱۵۸	II
۲۲۱۱	محمد فاروقی	۴۹۷	II
۲۲۱۲	مشتاق مہدی	۵۵۸	I
۲۲۱۳	علی احمد رندھاوا	کمپارٹمنٹ انگلش	
۲۲۱۴	عاشق حسین	۵۶۵	I

بی۔ ایس سی آنرز میں ۴ طلبہ شامل امتحان ہوئے ان میں تین کامیاب ہیں اور ایک طالب علم کا نتیجہ بعد میں دیا جائے گا۔

رولنمبر	نام	نمبر	ڈویژن
۲۲۰۴	محمد اکرم	نتیجہ بعد میں	
۲۲۰۷/۹۹	بشیر احمد اختر	۶۰۶	I
۲۲۰۸	سعید الدین	۵۷۷	II
۲۲۰۹/۱۰۰	ریاض احمد	نمبر بعد میں	

لیڈر

(بقیہ صفحہ ۲)

کو اپنے اعمال کے آئینہ میں پیش کرتے رہے ہیں اس زمانہ میں جبکہ تمام دنیا امر بشریت کے مادی پہلوؤں کی طرف جھک گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا ہے تاکہ اسوۂ رسول اللہ کو اپنے اعمال کے آئینہ میں از سر نو دنیا کے سامنے رکھا جائے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ نے آخرین منھم کی جماعت اللہ تعالیٰ کے حکم سے قائم کی ہے اور سینکڑوں چراغ روشن کر کے ہمارے راستہ میں رکھ دئے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا ہم پر بڑا فضل و کرم ہوا ہے اس لئے چاہیئے کہ ہم ان کا تتبع کریں اور نسلاً بعد نسلٍ اس کو جاری رکھنے کی کوشش کریں اور روحانیت کو بشریت پر اس طرح حاوی کر دیں کہ یہ دنیا واقعی بہشت کا نمونہ بن جائے اور زمین پر خدا تعالیٰ کی سلطنت قائم ہو جائے۔

غلط فہمیاں دور کرنے کا سامان

احمدیت سے متعلق لوگوں کے دلوں میں بہت سی غلط فہمیاں پائی جاتی ہیں۔ ان غلط فہمیوں کو دور کرنے کا بڑا ذریعہ یہی ہے کہ لوگوں کو احسن طور پر احمدیت سے روشناس کرایا جائے۔

آپ دوسرے احباب کے نام الفضل کا روزانہ پرچہ یا خطبہ نمبر جاری کروا کر بھی انہیں احمدیت سے روشناس کرا سکتے ہیں اور ان کی غلط فہمیوں کو دور کرنے کا سامان کر سکتے ہیں۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

فضل عمر ہسپتال ربوہ کے متعلق چند ضروری گذارشات

(از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

دنیا میں ہر ادارہ کو چلانے کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ اس کے لئے کچھ قواعد مقرر کئے جائیں ان کے بغیر کوئی ادارہ ٹھیک طرح کام نہیں کر سکتا چنانچہ فضل عمر ہسپتال کے کام کو بطریق احسن چلانے کے لئے بھی کچھ قواعد مقرر ہیں اور اگر ہمارے دوست ان کا خیال رکھیں تو وہ زیادہ بہتر طور پر ہسپتال سے طبی امداد حاصل کر سکتے ہیں خاکسار کے علم میں وقتاً فوقتاً یہ بات آتی رہتی ہے کہ کئی دوستوں کو ہسپتال کے بارہ میں شکایات پیدا ہو جاتی ہیں جو بعض اوقات جائز ہوتی ہیں مگر اکثر اوقات غلط فہمی پر مبنی ہوتی ہیں لہذا خاکسار نے ضروری خیال کیا ہے کہ احباب کے علم میں ہسپتال کے قواعد لے آئے جائیں تاکہ آئندہ ان کو شکایات پیدا نہ ہوں۔

۱۔ ہسپتال میں اس وقت خاکسار کے علاوہ تین ڈاکٹر کام کر رہے ہیں اور ہسپتال میں تین مختلف حصے ہیں مثلاً:-

(الف) سرجیکل آؤٹ ڈور۔ جس کے انچارج ڈاکٹر عبد العزیز صاحب ہیں تمام جراحی کے مریضوں جن میں پھوڑے پھنسیوں اور آنکھ کان ناک کے مریض بھی شامل ہیں سے درخواست ہے کہ وہ ڈاکٹر عبد العزیز صاحب کو دکھا کر مشورہ طلب کریں۔

(ب) میڈیکل آؤٹ ڈور جس کے انچارج ڈاکٹر اختر احمد صاحب ہیں تمام دیگر بیماریوں کے مریضوں سے درخواست ہے کہ وہ ڈاکٹر اختر احمد صاحب کو دکھا کر مشورہ حاصل کیا کریں۔

(ج) زنانہ حصہ جس کے انچارج (بوجہ لیڈی ڈاکٹر کے نہ ہونے کے) ڈاکٹر محمد احمد صاحب ہیں تمام مستورات اور بچوں کی بیماریوں کے مریضوں کو زنانہ حصہ میں جا کر ڈاکٹر محمد احمد صاحب سے مشورہ حاصل کرنا چاہیئے۔

(د) خاکسار بھی آؤٹ ڈور کے ہر قسم کے مریضوں کو دیکھ کر مشورہ دیتا ہے مگر چونکہ خاکسار کے لئے ہر مریض کو دیکھنا ممکن نہیں اس لئے خاکسار کا طریق یہ ہے کہ صرف پیچیدہ مریضوں کو اچھی طرح دیکھ سکوں اس کے لئے قاعدہ یہ ہے کہ جو مریض خاکسار سے مشورہ لینا چاہیں اور ان کی مرض پیچیدہ ہو تو وہ مندرجہ بالا تینوں آؤٹ ڈور ڈاکٹروں سے ٹکٹ بنوا کر خاکسار کو دکھا سکتے ہیں۔ خاکسار آؤٹ ڈور مریضوں کو صبح دس بجے سے بارہ بجے تک دیکھتا ہے لہذا احباب اس وقت کی پابندی فرماویں۔

۲ — مندرجہ بالا طریق تو آؤٹ ڈور کے اوقات میں مریضان کو دکھانے کا ہے اس کے علاوہ اوقات میں اگر کوئی مریض زیادہ بیمار ہو جائے تو پھر اس کا طریق یہ ہے کہ ایسے مریض کو فوری ہسپتال پہنچایا جائے اور میل نرس آن ڈیوٹی کو اطلاع دی جائے وہ خود فوری طور پر ڈاکٹر متعلقہ کو اطلاع دے گا اس سلسلہ میں اکثر یہ دیکھا گیا ہے کہ ایسے ہنگامی مریض کے رشتہ دار خاکسار کے پاس پہنچ جاتے ہیں اور خاکسار ان کو ہسپتال جانے کی ہدایت کرتا ہے میل نرس ڈاکٹر کو اطلاع کرتا ہے اس طرح بہت سا وقت ضائع ہوتا ہے لہذا دوستوں کو ہسپتال کے مندرجہ بالا قاعدہ کا خیال رکھنا چاہیئے۔

۳۔ جیسا کہ احباب کو علم ہے کارکنان صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے لئے ویلفیئر فنڈ قائم ہے جس سے ہر دو ادارہ جات کے کارکنان کو ضروری اور قیمتی ادویہ بوقت ضرورت دی جاتی ہیں اس فنڈ کے لئے کچھ قواعد مقرر ہیں جن کے تحت یہ ادویہ ایک خاص حد تک خاکسار بحیثیت چیف میڈیکل آفیسر منظور کر سکتا ہے اس فنڈ سے کارکنان صدر انجمن احمدیہ و تحریک جدید اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت کافی فائدہ اٹھا رہے ہیں وہاں میرے علم میں آیا ہے کہ اس سے کچھ دوست ناجائز فائدہ اٹھانے کی کوشش بھی کرتے ہیں یعنی ایسے دوست ہسپتال کے ڈاکٹروں کو مجبور کرتے ہیں کہ ان کو ٹیکے لکھ کر دیئے جائیں یا فلاں پیٹنٹ دوا دی جائے وغیرہ وغیرہ اور یہ نہیں دیکھتے کہ ان کی بیماری کے لئے جو دوا ڈاکٹر مناسب خیال کرتا ہے وہی بہتر ہے اگر ڈاکٹر ان کو ان کی مرضی کے مطابق دوا لکھ کر نہ دے تو ناراض ہو جاتے ہیں اور ڈاکٹر و ہسپتال کو بدنام کرنا شروع کر دیتے ہیں اسی طرح ربوہ کے غریب نادار مریضوں کے لئے صدقات کی رقوم سے علاج ہو رہا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سے بہت کافی دوست فائدہ اٹھا رہے ہیں مگر ان میں بھی میرے دیکھنے میں آیا ہے کہ اکثر دفعہ مریض ڈاکٹر کو مجبور کرتے ہیں کہ فلاں ٹیکہ لکھو یا فلاں دوا لکھو یہ طریق صریحاً قواعد کے خلاف ہے لہذا خاکسار جملہ احباب ربوہ (جن میں کارکنان صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید اور دوسرے لوگ شامل ہیں) سے درخواست کرتا ہے کہ وہ ایسے طریق اختیار کرنے سے احتراز فرمایا کریں اور ڈاکٹروں کو موقعہ دیا کریں کہ وہ خود مریض کو دیکھ کر اپنی سمجھ اور علم سے علاج تجویز کریں نہ یہ کہ مریض کے مجبور کرنے سے دوائیں لکھیں

۴۔ ہسپتال کے آؤٹ ڈور اوقات میں اکثر دیکھا گیا ہے کہ مریض اپنی باری پر دکھانے یا دوا لینے کی بجائے پہلے دکھانے کی کوشش کرتے ہیں یہ طریق درست نہیں ہماری جماعت کے دوستوں کو تو دوسروں کی نسبت زیادہ تنظیم اور ضبط کا نمونہ دکھانا چاہیئے

۵۔ ہسپتال کے انڈور مریضوں کیلئے بھی قواعد مقرر ہیں مگر اکثر دوست اس کا خیال نہیں رکھتے مثلاً مریض کے پاس ایک سے زائد آدمی رہنا شروع کر دیتے ہیں یا انڈور مریضوں کو ملنے کے مقررہ اوقات کے علاوہ وارڈ میں چلے جاتے ہیں یہ طریق دوسرے مریضوں کے لئے اور ادارہ کے لئے تکلیف کا موجب ہو جاتا ہے لہذا دوستوں کو اس کا خیال رکھنا چاہیئے اور انڈور کے قواعد کی سختی سے پابندی کرنی چاہیئے۔

۶۔ ہسپتال میں صفائی کا خاص خیال رکھا جانا ضروری ہے مگر اکثر دیکھا گیا ہے کہ جو دوست دوا لینے آتے ہیں وہ گندگی پھیلاتے رہتے ہیں جگہ جگہ تھوکتے ہیں یا کاغذ وغیرہ پھینک دیتے ہیں اس طرح سے بیماریوں کے پھیلنے کا خطرہ رہتا ہے ہمارے دوستوں کو صفائی کا خاص خیال رکھنا چاہیئے

۷۔ ہسپتال کے ماحول کو جاذب نظر بنانے کے لئے عمارت کے اردگرد گھاس کے پلاٹ سایہ دار و پھلدار درخت اور پھول لگائے گئے ہیں اکثر دیکھا گیا ہے کہ لوگ خصوصاً مستورات اور بچے پودوں اور پھولوں کو توڑتے ہیں یہ طریق افسوسناک ہی نہیں بلکہ شرعاً بھی منع ہے۔ دوستوں کو اس کا خاص خیال رکھنا چاہیئے

مندرجہ بالا ضروری قواعد کے علاوہ روزمرہ کے کام کے لئے اور بھی قواعد مقرر ہیں جن کا ذکر یہاں کرنا ضروری نہیں مگر خاکسار سب احباب کی خدمت میں درخواست کرتا ہے کہ وہ ہسپتال کے ان قواعد کی پابندی کریں اور عملہ ہسپتال کے ساتھ تعاون فرماویں تا زیادہ بہتر طریق پر طبی خدمت کا موقعہ میسر آ سکے

آخر میں خاکسار یہ عرض کرتا ہے کہ اگر کسی دوست کو ہسپتال کے عملہ کے خلاف کوئی جائز شکایت ہو تو وہ اس کو خاکسار کے نوٹس میں تحریری طور پر لائے خاکسار انشاء اللہ بعد تحقیق اس کے تدارک کی پوری کوشش کرے گا خاکسار کے نوٹس میں یہ بات بھی آئی ہے کہ اگر کسی دوست کو ہسپتال کے بارہ میں کوئی شکایت ہو تو وہ بجائے اس کے انچارج کے نوٹس میں لانے کے پبلک میں پراپیگنڈہ شروع کر دیتے ہیں اور تمام عملہ کو مطعون و بدنام کرنا شروع کر دیتے ہیں یہ طریق یقیناً افسوسناک اور شرعاً ناجائز ہے

امید ہے خاکسار کی مندرجہ بالا گذارشات کے بعد دوست اس طریق سے بھی احتراز فرماویں گے جزاہم اللہ احسن الجزاء

آخر میں احباب کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ دعائیں بھی فرماتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہسپتال کے عملہ کو صحیح رنگ میں خدمت خلق کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

وما توفیقنا الا باللہ خاکسار

(ڈاکٹر مرزا منور احمد چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال)

شکریۂ احباب

(از مکرم بابو اللہ بخش صاحب ریٹائرڈ پوسٹ ماسٹر راولپنڈی)

میری اہلیہ ایک سال کینسر کی بیماری سے بیمار رہ کر ۳ اکتوبر ۱۹۶۲ء کو فوت ہو گئیں۔ الفضل مورخہ ۱۰ اکتوبر میں غلطی سے تاریخ وفات ۴ ستمبر شائع ہو گئی تھی۔

ان کی بیماری کے دوران میری درخواست پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی اور دیگر بزرگان سلسلہ اور احباب کرام نے ازراہ کرم بہت دعائیں کیں لیکن آخر اللہ تعالیٰ کی مشیت غالب ہوئی اور وہ اپنے مالک حقیقی کے پاس چلی گئیں میں ان سب دعاؤں کے لئے بہت ہی ممنون احسان ہوں جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

اب ان کی وفات پر کثرت سے بزرگوں۔ بھائیوں بہنوں اور عزیزوں نے خود تشریف لا کر تعزیت فرمائی اور باہر سے بھی کثرت کے ساتھ احباب کرام نے تعزیت کے خطوط ارسال فرما کر ہمارے ساتھ ہمدردی فرمائی ہے اور ہمارے غم میں شریک ہوئے ہیں میں موجودہ حالت میں انفرادی طور پر احباب کو ان کے خطوط کا جواب دینے سے قاصر ہوں لہذا میں بذریعہ اخبار سب بھائیوں اور بہنوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ سب کو دین و دنیا میں بہتر جزا عطا فرمائے۔

خاکسار اللہ بخش ریٹائرڈ پوسٹ ماسٹر

راولپنڈی

تعمیر مسجد احمدیہ سوئٹزرلینڈ میں حصہ لینے کے لئے مخلصین کا ذوق شوق

یکمشت ادائیگی نہ کرسکنے کی صورت میں قسطوار ادائیگی کا عزم صمیم

۱۔ محترم میاں محمد شریف صاحب ریٹائرڈ ای اے ایس دارالصدر ربوہ اپنا وعدہ ۳۰۰/- روپے کے ساتھ تحریر فرماتے ہیں :-

" چھ اقساط یعنی پچاس پچاس روپے کی اقساط۔ آج میں نے پہلی قسط کے پچاس روپے نقد داخل خزانہ کروا دیئے ہیں "

۲۔ محترم قاضی محمد عبداللہ صاحب بھٹی پنشنر صدر انجمن احمدیہ ربوہ تحریر فرماتے ہیں :-

" خاکسار /300 روپے مسجد سوئٹزرلینڈ ادا کرنے کی دلی آرزو رکھتا ہے ۱۵ روپے ماہوار کی قسط ۲۰ ماہ میں کل رقم چندہ /300 روپے ادا ہوسکتا ہے۔ وباللہ التوفیق۔

۳۔ محترمہ آمنہ بی بی صاحبہ زوجہ شیخ نور احمد صاحب لیبر مرچنٹ اوکاڑہ ضلع منٹگمری تحریر فرماتی ہیں :-

" ۳۰۰/- روپے کا وعدہ نوٹ فرمالیں میں دس روپے ماہوار قسط وار ادا کردوں گی ان شاء اللہ تعالیٰ "

۴۔ محترم حافظ عبدالسلام صاحب وکیل المال ثانی تحریک جدید فرماتے ہیں

" میرا ۳۰۰/- کا وعدہ لکھ لیں میں نے اس ماہ (نومبر ۱۹۶۲ء) سے دس روپیہ ماہوار قسط شروع کردی ہے "

۵۔ محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ زوجہ مکرم صدرالدین صاحب کھوکھر کراچی اپنا وعدہ ۳۰۰/- روپے ارسال کرتے ہوئے تحریر فرماتی ہیں۔

" میں یہ رقم ان شاء اللہ اڑھائی سال تک باقساط ادا کردوں گی آج سے مبلغ دس روپے قسط ماہوار شروع کردی ہے۔

۶۔ محترمہ راجن بی بی صاحبہ حلقہ ناظم آباد جنوبی کراچی سے اپنا وعدہ ارسال کرتے ہوئے تحریر فرماتی ہیں :-

" ان شاء اللہ تعالیٰ میں یہ رقم ۲½ سال میں باقساط ادا کردوں گی آج سے مبلغ دس روپے ماہوار قسط شروع کردی ہے "

۷۔ مکرم سردار نور احمد مرتضےٰ صاحب کماس ضلع لاہور اپنا وعدہ ۳۰۰/- روپے کا وعدہ ارسال کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں :-

" میں یہ رقم ان شاء اللہ تعالیٰ دس روپے ماہوار از نومبر ۱۹۶۲ء تا مئی ۱۹۶۵ء ادا کردوں گا بشرط زندگی "

۸۔ مکرم چوہدری محمد خان صاحب کاہلواں چک ۱۱۷ چھور ضلع شیخوپورہ ۳۰۰/- روپے کا وعدہ ارسال فرماتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں۔

" میں نے آج مورخہ ۶۲/۱۰/۱۷ سے مسجد زیورک (سوئٹزرلینڈ) کے لئے مبلغ پانچ روپے روزانہ علیحدہ جمع کرنے شروع کئے ہیں۔ ۔ ۔ میں یہ رقم ان شاء اللہ تعالیٰ جلسہ سالانہ ۱۹۶۲ء تک ادا کردوں گا "

۹۔ مکرم عبداللطیف صاحب ۲۲ پاکستان کوارٹرز لارنس روڈ کراچی سے تحریر فرماتے ہیں :-

میری طرف سے مبلغ ۳۰۰/- روپے مسجد احمدیہ سوئٹزرلینڈ کے لئے شامل کرلیں۔ میں ان شاء اللہ ہر ماہ دس روپے باقاعدگی سے ادا کرتا رہوں گا۔ دس روپیہ کی قسط کم از کم ہے کسی مہینہ زیادہ بھی ادا ہوسکیں گے۔

قارئین کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ان مخلصین کو اپنے وعدے بصورت احسن پورا کرنے کی توفیق بخشے اور انہیں اور ان کے خاندانوں کو ہمیشہ اپنے خاص انعامات سے نوازے آمین

وکیل المال اول تحریک جدید

مسجد احمدیہ فرینکفورٹ (جرمنی) کی تعمیر کے لئے حصہ لینے والے مخلصین

فہرست نمبر ۷۰

ذیل میں ان مخلصین کے نام تحریر کئے جاتے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے مسجد احمدیہ فرینکفورٹ (جرمنی) کی تعمیر کے لئے ڈیڑھ صد روپیہ یا اس سے زائد تحریک جدید کو ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے فجزاہم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔

۹۹۳۔ محترمہ امتہ الشافی صاحبہ مسز اسلم صاحبہ (بجاگ بھری صاحبہ) جھنگ صدر .. ــــ ۱۵۰ روپے

۹۹۴۔ مکرم چوہدری عبدالغفور صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ .. ــــ ۱۵۰ "

۹۹۵۔ بختیار احمد خان صاحب پشاور شہر .. ــــ ۹۵۰ "

(وکیل المال اول تحریک جدید)

مسجد احمدیہ سوئٹزرلینڈ کی تعمیر کے لئے وعدہ فرمانے والے مخلصین

ذیل میں ان مخلصین کے اسماء گرامی تحریر کئے جاتے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے مسجد احمدیہ سوئٹزرلینڈ کی تعمیر کے لئے تین صد روپے وعدہ کرنے کی توفیق بخشی ہے۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔ دیگر مخیر احباب بھی اس صدقہ جاریہ میں حصہ لے کر دائمی ثواب حاصل کرنے کی سعادت حاصل کریں۔

۱۰۱۔ نوابزادہ میاں عباس احمد خان صاحب نمبر ۵ ڈیوس روڈ لاہور .. ــــ ۳۰۰ روپے

۱۰۲۔ مکرم عبدالعزیز صاحب بھٹی باغبان مبارک آباد فارم سندھ .. ــــ ۳۰۰ "

۱۰۳۔ جامعہ نصرت فار وومن ربوہ .. ــــ ۳۰۰ "

۱۰۴۔ مکرم چوہدری ہدایت اللہ صاحب نمبردار چک ۳۵ جنوبی سرگودھا منجانب مرحوم والدین .. ــــ ۳۰۰ "

۱۰۵۔ مجلس انصار اللہ و خدام الاحمدیہ محراب پور سندھ بذریعہ مکرم امان اللہ صاحب .. ــــ ۳۰۰ "

۱۰۶۔ مکرم صوبیدار میجر عبدالقادر صاحب چک ۲۵۳ ر۔ب ضلع لائل پور .. ــــ ۳۰۰ "

۱۰۷۔ محترمہ عائشہ بی بی زوجہ " .. ــــ ۳۰۰ "

۱۰۸۔ مکرم فضل کریم صاحب صدیقی راولپنڈی منجانب بزرگوار محمد اسمٰعیل صاحب .. ــــ ۳۰۰ "

۱۰۹۔ " سردار نور احمد مرتضیٰ صاحب کماس ضلع لاہور .. ــــ ۳۰۰ "

۱۱۰۔ محترمہ اقبال بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ صاحب چنیوٹ ضلع جھنگ .. ــــ ۳۰۰ "

۱۱۱۔ مجلس خدام الاحمدیہ ملتان شہر بذریعہ مکرم چوہدری محمد اسلم صاحب .. ــــ ۳۰۰ "

(وکیل المال اول تحریک جدید)

ضروری اعلان

۱۔ رسید بک نمبر ۸۹۸۷ صدر انجمن احمدیہ جماعت کبیر انوالہ سے اور

۲۔ رسید بک نمبر ۱۲۸۰۹ صدر انجمن احمدیہ جماعت آبنہ کرم پورہ سے گم ہوگئی ہیں لہٰذا اب ان رسید بکوں پر کسی قسم کا کوئی چندہ نہ دیں اور اگر کسی دوست کو ان رسید بکوں کے متعلق کچھ علم ہو تو نظارت بیت المال کو فوراً مطلع فرمادیں۔ (ناظر بیت المال)

ولادت

مکرم محمد عقیل صاحب کراچی کے ہاں لڑکی پیدا ہوئی ہے نومولودہ مکرم مولوی محمد صادق صاحب سابق مبلغ سماٹرا سنگاپور کی نواسی اور مکرم محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم کی پوتی ہے

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت نومولودہ کا نام " ناصرہ " تجویز فرمایا ہے۔ بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان سے نومولودہ کی درازی عمر کے لئے اور خادمہ دین بننے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(خاکسار عبدالرشید سماٹری کارکن دفتر پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ کچھ عرصہ سے مجھے پیشاب کے بار بار اور جلن کے ساتھ آنے کی وجہ سے سخت تکلیف ہے، احباب جماعت اور درویشان قادیان سے دعا کی درخواست ہے (عطاء اللہ لاہور)

۲۔ ام المنور اہلیہ محمد صاحب چند دنوں سے بعارضہ بخار بیمار ہیں احباب صحت کے لئے دعا فرمادیں (حکیم صوفی دین محمد کوٹ جیون والا ثالہ)

بجلی کے میٹروں کی سکیورٹی

ربوہ میں بجلی کے گھریلو استعمال کے لئے چھوٹے سے چھوٹے میٹر کی سکیورٹی بھی کم از کم پچیس روپے مقرر تھی حالانکہ لائل پور وغیرہ دوسرے شہروں میں کم از کم سکیورٹی پندرہ روپے مقرر ہے ہماری درخواست پر جناب سب ڈویژنل آفیسر صاحب محکمہ بجلی نے ازراہ انصاف اور مہربانی چھوٹے کنکشنوں کے لئے آئندہ بجائے ۲۵/- روپے کے پندرہ ۱۵ روپے سکیورٹی جمع کرانی منظور فرمالی ہے جس کے لئے ہم ان کا شکریہ ادا کرتے ہیں اب لائیٹ میٹروں پر احباب کو صرف پندرہ روپے کم از کم سکیورٹی ادا کرنی پڑے گی احباب مطلع رہیں۔

غلام حسین اوورسیر (سیکرٹری) نمائندگان دکانداران گولبازار۔ ربوہ

دماغی تھکاوٹ اور حافظہ کی کمزوری کو دور کرنے کیلئے
ہمیشہ برین ٹانک (ٹیبلٹس) استعمال کیجئے
قیمت ایک ماہ کورس -/۳ روپے۔ ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ کو ضروری تفصیل کے ساتھ مطلع فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۶۸۶۳:- میں عطاء الرحمان چغتائی ولد مولوی فضل الٰہی صاحب قوم چغتائی پیشہ تجارت عمر ۳۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن سی بلاک ماڈل ٹاؤن ڈاکخانہ ماڈل ٹاؤن ضلع لاہور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴ ۲/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ ایک عدد مکان متروکہ جوکہ مجھے کلیم کے عوض ملا ہے۔ کلیم میں ۵۰٪ کے حساب سے خرید کیا ہے لہٰذا وہ مکان مجھے -/۳۶۰۰ روپے میں پڑا ہے۔ مکان کا محل وقوع وغیرہ فلیٹ نمبر ۲ سی بلاک ، مارکیٹ ماڈل ٹاؤن لاہور۔ ایک قطعہ زمین محلہ دارالبرکات ربوہ جوکہ مبلغ یکصد روپیہ پر خریدی تھی ایک کنال۔ جوکہ میری ملکیت ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ بمد حصہ جائیداد داخل کردوں یا جائیداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ لیکن میرا گزارہ صرف اس جائیداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت بذریعہ تجارت مبلغ دو صد روپیہ ماہوار ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ فقط الراقم۔ عطاء الرحمان چغتائی ولد حضرت مولوی فضل الٰہی صاحب مرحوم فلیٹ نمبر ۲ سی بلاک ، مارکیٹ ، ماڈل ٹاؤن لاہور۔ العبد:- عطاء الرحمٰن چغتائی مولوی فاضل گواہ شد:- سید ولایت شاہ ولد سید رمضان شاہ صاحب مرحوم انسپکٹر وصایا کارکن دفتر وصیت ربوہ۔ گواہ شد:- خان صاحب میاں محمد یوسف صاحب ملحقہ ماڈل ٹاؤن لاہور۔ ۳ ۸/۶۲

نمبر ۱۶۸۶۴:- میں چوہدری محمد انور ولد چوہدری محمد حسین قوم جٹ وڑائچ پیشہ ملازمت عمر ۲۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن شادیوال خورد ڈاکخانہ شادیوال ضلع گجرات صوبہ مغربی پاکستان حال مقیم پشاور یونیورسٹی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲ ۶/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے جوکہ میری ملکیت ہے ۱۰ مرلہ زمین کا برائے مکان ربوہ میں ۵۰-۳۰۰ روپیہ تقریباً دیا ہوا ہے۔ میں اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا ہوں۔ جدی جائیداد والد صاحب کی ملکیت ہے۔ جو بفضل خدا زندہ موجود ہیں۔ لیکن میرا گزارہ صرف اس جائیداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے۔ جوکہ اس وقت -/۲۱۰ روپے ماہوار ہے نیز میری پنشن مبلغ ۵۰-۳۲ تیما تا زیست اپنی کل ماہوار -/۱۸/ ۲۴۲ جو ماہوار ہے۔ نیز آئندہ آمد کا جو بھی ہوگی کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ نیز میری وفات پر جو بھی میرا ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد:- محمد انور ولد چوہدری محمد حسین سکنہ شادیوال خورد ڈاکخانہ خاص تحصیل و ضلع گجرات حال مقیم پشاور یونیورسٹی معرفت چوہدری محمد اجمل صاحب شاہد مسجد احمدیہ سول کوارٹرز پشاور صدر گواہ شد:- محمد اجمل شاہد مربی سلسلہ مسجد احمدیہ سول کوارٹرز پشاور صدر۔

گواہ شد:- محمد ابراہیم انسپکٹر دفتر وصیت حال پشاور۔

نمبر ۱۶۸۶۵:- میں عبدالرحمان ولد چوہدری غلام علی صاحب قوم بھنڈ عرف راجو پیشہ زمینداری عمر تقریباً ۴۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن ۱۳۰ ج ب ڈاکخانہ معرفت انصاف کمیشن شاپ چوبارہ روڈ لیہ ضلع مظفر گڑھ۔ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲ ۸/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میرا گزارہ صرف جائداد کی آمد پر ہے اور میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ جو میری ملکیت ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائیداد داخل کروں یا جائیداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی اور ذریعہ پیدا ہو جاوے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ ۲۔ غیر منقولہ جائیداد ، ۱۷ ایکڑ زمین چک نمبر ۱۳۰ ٹی ڈی اے ضلع مظفر گڑھ ہے۔ جس میں ۷ ایکڑ زمین بہت بریتلی ہے جو آباد ہونا غیر ممکن ہے۔ اس کو نکال کر باقی زمین ۱۰ ایکڑ کی قیمت ۷۰۰۰/- روپے ہے۔ ۳۔ ایک مکان بمقام لیہ محلہ اسلام آباد رقبہ دس مرلہ کا ہے یہ مکان خام ہے۔ اس کے جانب مشرق مکان چوہدری عمر الدین صاحب احمدی کا ہے اور شمالی طرف خالی ہے مغرب مکان مستری کریم بخش صاحب اور جنوب گلی ہے۔ اس کی قیمت -/۲۳۰۰ ہے۔ ۴۔ ۱/۲ ۷ مرلہ زمین سفید محلہ س ربوہ ضلع جھنگ میں ہے۔ جس کی قیمت -/۳۷۵ روپے ہے۔ ۵۔ مویشی چھوٹے بڑے ۵ ہیں۔ جن کی مجموعی قیمت زیادہ سے زیادہ -/۱۵۶۰ ہے۔ کل جائیداد وصیت کردہ کی قیمت مجموعی -/۱۰۲۳۵ ہے۔ راقم الحروف سلطان احمد موصی ۴۷۷۶

العبد:- عبدالرحمان ولد چوہدری غلام علی صاحب ۱۳۰ ٹی ڈی اے معرفت انصاف کمیشن شاپ لیہ مظفر گڑھ

گواہ شد:- بشارت احمد ولد عبدالرحمان سکنہ جی ٹی ڈی ڈی اے لیہ۔

گواہ شد:- سلطان احمد موصی ۴۷۷۶ انسپکٹر بیت المال۔

نمبر ۱۶۸۶۶:- میں چوہدری نذیر احمد ولد چوہدری غلام حسین صاحب قوم الراعی پیشہ ملازمت عمر ۵۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن گوہد پور ڈاکخانہ گوہد پور ضلع سیالکوٹ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲ جولائی ۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں ، والد محترم بفضل خدا زندہ ہیں میرا گزارہ میری ماہوار آمد پر ہے جو مبلغ -/۹۶۰ روپے ماہوار ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ العبد:- نذیر احمد بقلم خود ۲۲/۷/۶۲ گوہد پور ڈاکخانہ خاص۔ ضلع سیالکوٹ حال کویت۔ موجودہ پتہ:- چوہدری نذیر احمد نمبر ۲۰-۷ اینیا احمدی نمبر ۴۴ الکویت آئل کمپنی کویت۔ گواہ شد:- مبارک احمد وصیت نمبر ۱۵۲۲۳ برادر چوہدری نذیر احمد صاحب۔ جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ راولپنڈی حال گوہد پور ضلع سیالکوٹ۔

گواہ شد:- بشیر احمد وصیت نمبر ۱۴۵۰۲ برادر چوہدری نذیر احمد صاحب گوہد پور ضلع سیالکوٹ۔

نمبر ۱۶۸۶۷:- میں بشیر احمد ولد چوہدری بدرالدین صاحب قوم جٹ پیشہ پنشنر عمر ۶۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن محلہ دارالرحمت غربی ربوہ ڈاکخانہ خاص ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹ ۹/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ مگر بطور پنشن گورنمنٹ کی طرف سے مبلغ -/۲۰.۱۱ روپے ماہوار آمد پر ہے۔ میں اپنی ماہوار آمد جو بھی ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں یا بوقت وفات میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد:- بشیر احمد ولد چوہدری بدرالدین محلہ دارالرحمت فیکٹری ایریا ربوہ گواہ شد:- فضل الٰہی پریذیڈنٹ محلہ دارالرحمت فیکٹری ایریا ربوہ۔ گواہ شد:- بشیر احمد بقلم خود پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک نمبر ۹۲ ۲۹/۹/۶۲

مقصد زندگی

و

احکام ربانی

اسی صفحہ کا رسالہ۔ کارڈ آنے پر

مفت

عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

الفضل میں اشتہار دینا

کلید کامیابی ہے۔

تقرر عہدیداران مجلس عربی تعلیم الاسلام کالج ربوہ

(برائے سال ۶۳-۱۹۶۲ء)

۱- پریذیڈنٹ	عطاء الرحیم
۲- وائس پریذیڈنٹ	انعام الحق قریشی
۳- جنرل سیکرٹری	عبدالمنان بھٹی
۴- جائنٹ سیکرٹری	مبارک احمد
۵- اسسٹنٹ سیکرٹری	دریام خان ظفر

فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کی تیار کردہ جرمناکس اور ہسپتال برانڈ فنائل استعمال کیجئے

"اسلام یورپ کی مذہبی خلاء میں بہت جلد اکثریت حاصل کر سکتا ہے" ڈینش محقق کا اعتراف

احمدی نوجوانوں کو چاہیئے کہ وہ آگے آئیں اور اشاعتِ اسلام کے لئے اپنی زندگیاں وقف کریں

مبلغِ سکنڈے نیویا مکرم سید کمال یوسف صاحب اور محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی ایمان افروز تقاریر

ربوہ ۲۶ر اکتوبر۔ کل مورخہ ۲۵ر اکتوبر ۱۹۶۲ء کو ایک جلسہ میں مبلغ سکنڈے نیویا مکرم سید کمال یوسف صاحب نے سکنڈے نیوین ممالک میں تبلیغِ اسلام کے نہایت ایمان افروز حالات بیان کرتے ہوئے اور محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید نے صدارتی تقریر ارشاد فرماتے ہوئے اس امر کو واضح کیا کہ اللہ تعالیٰ کی خاص تائید و نصرت کے ماتحت اسلام یورپ میں بھی تیزی سے ترقی کر رہا ہے حتیٰ کہ وہاں کے محقق یہ اعتراف کرنے پر مجبور ہو گئے ہیں کہ اسلام یورپ کی مذہبی خلاء میں بہت جلد اکثریت حاصل کر سکتا ہے۔ انہوں نے توجہ دلائی کہ ان حالات میں تعلیم یافتہ احمدی نوجوانوں کا یہ فرض ہے کہ وہ آگے آئیں اور اشاعتِ اسلام کے لئے اپنی زندگیاں وقف کریں اور اس طرح عالمی سطح پر تبلیغِ اسلام کے ضمن میں جماعت کی بڑھتی ہوئی ضرورتوں کو پورا کر دکھائیں۔ یہ جلسہ مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کے زیرِ اہتمام بعد نماز مغرب مسجد گولبازار میں منعقد ہوا جس میں خدام کے علاوہ دیگر مقامی احباب نے بھی کثیر تعداد میں شرکت کی۔

مجلس ربوہ کی طرف سے خوش آمدید

جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو مشرقی افریقہ کے طالب علم مکرم ابوطالب صاحب نے کی بعد ازاں مکرم محمد اسمٰعیل صاحب خالد نے "کلام محمود" میں سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی نظم "نونہالانِ جماعت سے خطاب" خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ بعدہ مکرم چوہدری عبدالعزیز صاحب مہتمم مقامی مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے مبلغ سکنڈے نیویا مکرم سید کمال یوسف صاحب کو ان کی کامیاب مراجعت پر مجلس مقامی کی طرف سے خوش آمدید کہا اور سکنڈے نیویا میں شاندار تبلیغی مساعی اور ان کے خوشکن نتائج پر خراجِ تحسین پیش کیا۔

سکنڈے نیویا میں تبلیغِ اسلام

ازاں بعد مکرم سید کمال یوسف صاحب نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے سکنڈے نیوین ممالک (سویڈن، ناروے اور ڈنمارک) کے جغرافیائی حالات بیان کرنے کے بعد وہاں ۱۹۵۶ء میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی زیر ہدایت و زیر نگرانی احمدیہ مشن کے قیام اور تبلیغ اسلام کی ابتدائی مساعی پر روشنی ڈالی نیز پہلے مبلغ اسلام کی حیثیت سے آپ کے وہاں جانے کے بعد اللہ تعالیٰ کی خاص تائید و نصرت کے ماتحت جس طرح وہاں اسلام کی ترقی کے سامان پیدا ہوئے اور ایک نہایت مخلص اور فدائی جماعت معرضِ وجود میں آئی آپ نے اس کی ایمان افروز تفصیلات بھی بیان کیں۔ اس امر کے ثبوت میں کہ اب چھ ساڑھے چھ سال کے اندر اندر وہاں کس حد تک اسلام کے حق میں فضا ہموار ہو چکی ہے اور عیسائی حلقے کس شدت کیساتھ خطرہ محسوس کر رہے ہیں آپ نے وہاں کے متعدد اخباروں کے اقتباسات بھی پڑھ کر سنائے ان میں سے ڈنمارک کے ایک یونیورسٹی پروفیسر Grossheldt .Mr کا یہ اعتراف خاص اہمیت کا حامل تھا کہ "مسلمانوں میں سے صرف احمدی فرقہ ایسا ہے جس سے ہم کو خطرہ لاحق ہو سکتا ہے۔ اس فرقہ کا ڈنمارک میں باقاعدہ ہیڈ کوارٹر قائم ہے۔ ڈنمارک کے ایک نومسلم مسٹر میڈسن قرآن مجید کا ڈینش زبان میں ترجمہ بھی کر رہے ہیں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ اسلام یورپ کی مذہبی خلاء میں بہت جلد اکثریت حاصل کر سکتا ہے"۔ اس ضمن میں آپ نے محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کے سفر یورپ کا بھی خاص طور پر ذکر کیا اور بتایا کہ کوپن ہیگن میں محترم صاحبزادہ صاحب کی پریس کانفرنس وہاں اسلام کے زبردست چرچہ کا باعث بنی اور اخبارات میں خبروں کے علاوہ اس پریس کانفرنس کے متعلق زوردار مضامین بھی شائع ہوئے۔

دورانِ تقریر میں مکرم سید کمال یوسف صاحب نے سویڈن، ناروے اور ڈنمارک کی احمدیہ جماعتوں اور وہاں کے نومسلم احمدی احباب کے اخلاص اور جذبہ ایثار کی بھی بہت تعریف کی اور متعدد واقعات سنا کر واضح کیا کہ وہاں کے نومسلم احمدی اسلام پر پوری طرح عامل ہیں حتیٰ کہ روزمرہ زندگی میں اسلام کے چھوٹے چھوٹے احکامات پر بھی عمل کرنے کا خاص خیال رکھتے ہیں مزید برآں دین کے لئے ان کے دلوں میں بڑی غیرت پائی جاتی ہے اور اس کی خاطر وہ مشکلات اور مصائب کو خندہ پیشانی سے برداشت کرنے کے لئے ہر دم تیار رہتے ہیں۔ وہاں کے نومسلم احباب میں سے آپ نے علی الخصوص سویڈن کے جناب سیف الاسلام محمود اریکسن، ناروے کے جناب نور احمد بولستاد، اور ڈنمارک کے جناب محمد عبدالسلام میڈسن کے ایمان و اخلاص اور قربانی و ایثار کا خاص طور پر ذکر کیا اور اس تعلق میں ان کے بہت سے ایمان افروز واقعات سنائے۔ آپ نے سویڈن میں مقیم یوگوسلاوی باشندے عالم مدحت ابراہیم بیگ کا بھی ذکر کیا جنہوں نے احمدیت قبول کرنے کے بعد ایمان و اخلاص میں نمایاں ترقی کی ہے۔

مکرم سید کمال یوسف صاحب نے جماعت کی تبلیغی مساعی پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا کہ وہاں اسلام کے خلاف پھیلائی ہوئی غلط فہمیوں کا ریڈیو، ٹیلی ویژن اور پریس کے ذریعہ ازالہ کرنے کی پوری کوشش کی جاتی ہے۔ اخبارات میں اسلام کے حق میں مضامین اور خبریں شائع کرنے کے علاوہ ریڈیو تقاریر کا بھی انتظام کیا جاتا ہے۔ ایک دفعہ ہماری عید کی تقریب کا منظر ٹیلیویژن پر بھی دکھایا جا چکا ہے۔ آپ نے بتایا کہ سویڈن کے ایک شہر میں یوگوسلاوی مسلمان بہت کثیر تعداد میں آباد ہوتے ہیں۔ وہ جماعت کے عقائد میں خاصی دلچسپی رکھتے ہیں اور انہوں نے بتایا ہے کہ وہ پہلے سے ان عقائد کو سنتے اور انہیں سچا یقین کرتے چلے آ رہے ہیں اس شہر میں اگر کوشش کی جائے تو بہت جلد ایک مضبوط جماعت قائم ہو سکتی ہے

وقف زندگی اور احمدی نوجوان

آخر میں محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب نے صدارتی تقریر ارشاد فرماتے ہوئے احمدی نوجوانوں کو اشاعتِ اسلام کی خاطر اپنی زندگیاں وقف کرنے کی پُرزور تحریک فرمائی۔ آپ نے فرمایا جلسہ کا آغاز قرآن مجید کے جس حصہ کی تلاوت سے ہوا ہے۔ اس میں سورۃ آل عمران کی یہ آیت بھی شامل تھی کہ "تم میں سے ایک ایسی جماعت ہونی چاہیئے جس کا کام صرف یہ ہو کہ وہ لوگوں کو نیکی کی طرف لائے نیک باتوں کی تعلیم دے اور بدی سے روکے اور یہی لوگ ہیں جو فلاح پانیوالے ہیں"۔ سوال یہ ہے کہ ہم کما حقہٗ اس فرض کو پورا کر رہے ہیں یا نہیں جہاں تک دنیا کے مختلف ممالک میں تبلیغ اسلام کا تعلق ہے اس وقت ہماری ضروریات اس سے بہت زیادہ ہیں جتنی تعداد میں جماعت کی طرف سے اس کام کے لئے نوجوان پیش کئے جا رہے ہیں جتنے مبلغوں کی ہمیں ضرورت ہے اگر جماعت اتنی تعداد میں نوجوان پیش کر رہی ہے پھر تو کہا جا سکتا ہے کہ جماعت واقعی اپنا فرض ادا کر رہی ہے لیکن اگر اتنی تعداد میں نوجوان آگے نہیں آ رہے تو پھر اس آیت کی رو سے جماعت مجرم بنتی ہے۔ اس لئے میں تعلیم یافتہ احمدی نوجوانوں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ آگے آئیں اور اشاعت اسلام کے لئے اپنی زندگیاں وقف کریں۔ جہاں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس فرض کی طرف توجہ دلائی ہے وہاں ساتھ ہی یہ کہہ کر کہ "یہی لوگ ہیں جو فلاح پانے والے ہیں" ایسے لوگوں کو فلاح کی ضمانت بھی دے دی ہے۔ پس احمدی نوجوانوں کا فرض ہے کہ وہ آئیں اور اپنی زندگیاں وقف کر کے فلاح کے مستحق بنیں اس میں شک نہیں کہ بعض ایسے بھی ہوتے ہیں جو زندگی وقف کرنے کے بعد ٹھوکر کھا جاتے ہیں لیکن ایسے لوگوں کی تعداد بہت تھوڑی ہے۔ اگر نیت نیک ہو دل میں خلوص ہو اور دنیا داری بیچ میں نہ آئے تو انسان ضرور فلاح پانیوالوں میں شامل ہو جاتا ہے اور خدا کے فضل سے ہمارے مبلغین کا بہت کثیر حصہ ایسا ہی ہے جنہوں نے قربانی و ایثار سے کام لے کر خدمت کا بہت اعلیٰ نمونہ دکھایا ہے۔ مثال کے طور پر آپ نے مبلغ سکنڈے نیویا مکرم سید کمال یوسف صاحب اور ایک اور مبلغ کا ذکر کیا جنہوں نے قربانی اور اخلاص سے کام کیا اور اللہ تعالیٰ نے انہیں نمایاں کامیابی عطا فرمائی۔ آخر میں آپ نے ایک دفعہ پھر احمدی نوجوانوں کو خدمت اسلام کی خاطر اپنی زندگیاں وقف کرنے کی پُرزور تحریک کرتے ہوئے فرمایا یہ وہ نیکی ہے جسے بجا لانے والوں کو خود خدا یقین دلاتا ہے کہ وہ فلاح پائیں گے یعنی وہ نہ دنیا میں ناکام ہوں گے اور نہ آخرت میں

تقسیم انعامات اور دعا

اس پُراثر خطاب کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب نے مہتمم صاحب مقامی مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی درخواست پر سالِ گذشتہ کے دوران حسن کارکردگی کی بناء پر مجلس مقامی کے عہدیداروں اور بعض خدام کو انعامات تقسیم فرمائے۔ محلہ جات کی مجالس میں سے مجلس خدام الاحمدیہ محلہ دارالرحمت (غلہ منڈی) اول قرار پائی تھی۔ چنانچہ مجلس مقامی کا علم انعامی اس محلہ کے زعیم مکرم محمد ابراہیم صاحب نے حاصل کیا۔ تقسیم انعامات کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے اجتماعی دعا کرائی۔ اور یہ بابرکت جلسہ دعا پر اختتام پذیر ہوا

محترم قاری غلام مجتبیٰ صاحب کی وفات

خاکسار کے چچا قاری غلام مجتبیٰ صاحب (المعروف چینی صاحب) مورخہ ۲۲ر ۱۰ر صبح ۷ بجے لاہور میں دل کی تکلیف سے وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ان کا جنازہ ۳ بجے بعد دوپہر ربوہ میں ان کے بیٹے ڈاکٹر عبدالقادر صاحب و داماد ڈاکٹر ہمایوں اختر صاحب لے کر آئے۔ بعد نماز عصر حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب نے باوجود علالت کے نماز جنازہ خود پڑھائی اور کافی دور تک کندھا دیا۔

مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے بوقت وفات عمر ۹۲ سال تھی ۱۹۰۶ء میں دستی بیعت کے ذریعہ احمدیت قبول فرمائی تھی۔ مقبرہ بہشتی میں قطعہ صحابہ میں دفن کئے گئے۔ احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ مرحوم کے بلندی درجات کے لئے دعا

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔
ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی